از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:22فروری،1960

دی برہمن مہاراشٹر شوگر سنڈیکیٹ لمیٹڈ۔

بنام

جناردن رام چندرا کلکرنی ودیگراں

(ایس کے داس،اے کے سار کراورایم حیدر اللہ، جسٹس صاحبان)

کمپنی قانون-منسوخ شدہ ایکٹ کے تحت زیر التواء کارروائی-اگراور کب جاری رکھ سکتے ہے-انڈین کمپنیز ایکٹ، 1913،(VII، سال 1913)دفعہ C-153-کمپنیز ایکٹ، 1956،(1،سال 1956)دفعہ 10 اور 647۔

مدعاعلیہ نے کمپنیز ایکٹ 1913 کی دفعہ C-153 کے تحت درخواست دائر کی تھی، جس میں متبادل طور پر اپیل کنندہ کمپنی کے خلاف تحلیل کرنے کی دعا کی گئی تھی۔یہ درخواست ضلع جج پونا کے سامنے دائر کی گئی، جنہیں اس ایکٹ کے تحت دائرہ اختیار استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔جب درخواست زیر التوا تھی، کمپنیز ایکٹ 1913 کو کمپنیز ایکٹ 1956 کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ کمپنی نے ڈسٹرکٹ جج سے درخواست کی کہ وہ اس بنیاد پر درخواست کو خارج کرے کہ کمپنیز ایکٹ، سال 1913 کے منسوخ ہونے سے متعلق درخواست سے نمٹنے کے لیے اس کا کوئی دائرہ اختیار ختم ہو گیا ہے۔

قرار پایا گیا کہ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 6 نے انڈین کمپنیز ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ 153-C کے تحت درخواست سے نمٹنے کے لئے ضلع جج کے دائرہ اختیار کو محفوظ رکھا، حالانکہ اس ایکٹ کی منسوخی ہوئی تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کمپنیز ایکٹ، 1956 کے دفعہ 647 نے بھارتیہ کمپنیز ایکٹ، سال 1913 کے تحت حقوق کو متاثر کرنے کے کسی ارادے کی نشاندہی نہیں کی، کمپنیز ایکٹ، سال 1956 کے دفعہ 658 کے لیے جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6 کو اس ایکٹ کے دفعہ 647 میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود لاگو کیا گیا۔

جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 24 کسی بھی نوٹیفکیشن کو ختم نہیں کرتی ہے۔ لہٰذا یہ انڈین کمپنیز ایکٹ، سال 1913 کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کو اس حد تک منسوخ نہیں کرتا کہ اس نوٹیفکیشن نے ضلع جج کو انڈین کمپنیز ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ 153-C کے تحت دائرہ اختیار استعمال کرنے کا اختیار دیا ہے، حالانکہ کمپنیز ایکٹ، سال 1956 کی دفعہ 10 کے تحت، ضلع جج کو کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 397 سے 407 کے تحت دائرہ اختیار استعمال کرنے کا اختیار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ 1956، جو انڈین کمپنیز ایکٹ، 1913 کی دفعہ 153-C کے مطابق ہے یا (b) ایک ایسی کمپنی کو بند کرنے کے سلسلے میں ہے جس کا اداشدہ حصص کا سرمایہ 1,00,000/- روپے سے کم نہ ہو، جو اپیل کنندہ کمپنی تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 513، سال 1958۔

ضلع جج، پونا کے 17 اکتوبر 1956 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی پہلی اپیل نمبر 600، سال 1956 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 20 نومبر 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ پٹیشن نمبر 2، سال 1956۔

اپیل کنندہ کے لیے ایچ ڈی بناجی، ایس این اینڈلی، جے بی داداچنجی، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا۔

جواب دہندگان نمبر 1 اور 2 کے لیے اے وی وشوناتھ شاستری، سوراب این وکیل، بی کے بی نائیڈو اور آئی این شراف۔

1960. فروری، 22.

عدالت کا فیصلہ سارکر جسٹس نے سنایا۔

سارکر، جسٹس- جواب دہندگان نمبر 1 سے 4 اس کمپنی کے حصص دار ہیں جو اس معاملے میں اپیل کنندہ ہے۔ انہوں نے اپیل کنندہ اور اس کے ڈائریکٹرز کے خلاف کمپنیز ایکٹ 1913 کی دفعہ 153-C کے تحت درخواست دی، اس سے پہلے کہ اس ایکٹ کو یکم اپریل 1956 کو منسوخ کر دیا گیا، جیسا کہ اس کے بعد ذکر کیا گیا ہے، کچھ راحتوں کے لیے جو بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ اس ایکٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کو ایکٹ، سال 1913 کہا جائے گا۔ یہ درخواست پونا کے ضلعی جج کی عدالت میں کی گئی تھی جسے عدالت کو اس ایکٹ کی دفعہ 3(1) کے تحت حکومت بمبئی کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعے ایکٹ، سال 1913 کے تحت دائرہ اختیار استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ درخواست ضلع جج، پونا کے ذریعے نمٹائی جا سکے، ایکٹ، سال 1913 کو منسوخ کر دیا گیا اور یکم اپریل 1956 کو کمپنیز ایکٹ، سال 1956 کے ذریعے دوبارہ نافذ کیا گیا، جسے ایکٹ، سال 1956 کہا جائے گا۔

28 جون 1956 کو یا اس کے آس پاس، اپیل کنندہ نے پونا کے ضلعی جج کو ایک درخواست دی جس میں ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ 153-C کے تحت درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کرنے کے حکم کے لیے درخواست کی گئی کہ اس ایکٹ کے منسوخ ہونے پر عدالت کا دائرہ اختیار ختم ہو گیا تھا۔ پونا کے ضلعی جج نے اس درخواست کو خارج کر دیا۔ اس برطرفی کے خلاف بمبئی عدالت عالیہ میں اپیل کنندہ کی اپیل بھی ناکام ہو گئی۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

ایکٹ، سال 1956 کی دفعہ 644 ایکٹ، سال 1913 اور کمپنیوں سے متعلق کچھ دیگر قانون سازی کو منسوخ کرتی ہے۔ ایکٹ، سال 1956 کی توضیعات 645 سے 657 میں بچت کی مختلف دفعات شامل ہیں۔ اپیل گزار کی طرف سے پیش ہوئے جناب بناجی نے دلیل دی کہ ایکٹ، سال 1913 کی توضیعات 153-C کے تحت پونا کے ڈسٹرکٹ جج کے سامنے کارروائی کو ان میں سے کسی بھی توضیع سے محفوظ نہیں رکھا گیا تھا۔ ہم اس سوال پر بیان کرنا ضروری نہیں سمجھتے کیونکہ ہمیں یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6 کے پیش نظر ایکٹ، سال 1913 کے منسوخ ہونے کے باوجود کارروائی جاری رکھی جا سکتی ہے۔ ایکٹ، سال 1956 دفعات 658 میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ "دفعہ 645 سے 657 میں یا اس ایکٹ کی کسی دوسری توضیع میں مخصوص معاملات کا ذکر جنرل کلاز ایکٹ، 1897 (X، سال 1897) کے دفعہ 6 کے عمومی اطلاق کو رد کرنے کے اثر کے حوالے سے جانبداری نہیں کرے گا۔" جناب بناجی نے کہا کہ دفعہ 658 کو کثرت سے نافذ کیا گیا ہے۔ ایسا ہی ہو جائے۔ جنرل کلاز ایکٹ کا دفعہ 6 ایکٹ، سال 1913 کے منسوخ ہونے کے اثر کے حوالے سے لاگو ہوتا ہے۔

جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6 میں کہا گیا ہے کہ جہاں کسی ایکٹ کو منسوخ کیا جاتا ہے، تب، جب تک کہ کوئی مختلف ارادہ ظاہر نہ ہو، منسوخی منسوخ شدہ قانون سازی کے تحت حاصل کردہ یا اس کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

تحت ہونے والے کسی حق یا ذمہ داری کو متاثر نہیں کرے گی یا اس طرح کے حق یا ذمہ داری کے سلسلے میں کوئی قانونی کارروائی اور قانونی کارروائی جاری رکھی جا سکتی ہے جیسے کہ منسوخی ایکٹ منظور نہیں کیا گیا تھا۔اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ C-153 نے کمپنی کے حصص داران کو کچھ حقوق دیے اور کمپنی کے ساتھ ساتھ اس کے ڈائریکٹرز اور مینجنگ ایجنٹوں کو بھی کچھ واجبات کے تحت رکھا۔اس دفعہ کے تحت درخواست ان حقوق اور واجبات کے نفاذ کے لیے تھی۔اس لیے جنرل کلاز ایکٹ کا دفعہ 6 ایکٹ، سال 1913 کے دفعہ C-153 کے ذریعے بنائے گئے حقوق اور واجبات کو محفوظ رکھے گا اور ایکٹ، سال 1913 کے منسوخ ہونے کے باوجود اس کے حوالے سے کارروائی جاری رکھنا مجاز ہوگا، جب تک کہ یقیناً کوئی مختلف ارادہ حاصل نہ کیا جائے۔

اب اس عدالت نے ریاست پنجاب بنام موہر سنگھ (1) میں فیصلہ دیا ہے کہ دفعہ 6 کا اطلاق وہاں بھی ہوتا ہے جہاں منسوخی ایکٹ میں اسی موضوع پر تازہ قانون سازی ہوتی ہے لیکن ایسی صورت میں کسی کو نئے ایکٹ کی توضیعات کو دیکھنا ہوگا تاکہ اس بات کا تعین کیا جا سکے کہ آیا وہ کسی مختلف ارادے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ایکٹ، سال 1956 نہ صرف ایکٹ، سال 1913 کو منسوخ کرتا ہے بلکہ ایکٹ، سال 1913 کے ذریعے نافذ کردہ معاملات پر دیگر تازہ قانون سازی پر مشتمل ہے۔ریاست پنجاب بنام موہر سنگھ (1) میں مزید مشاہدہ کیا گیا کہ یہ معلوم کرنے کی کوشش میں کہ آیا نئی قانون سازی میں کوئی متضاد ارادہ ہے، "تحقیقات کی لکیر یہ نہیں ہوگی کہ آیا نیا ایکٹ واضح طور پر پرانے حقوق اور واجبات کو زندہ رکھتا ہے یا نہیں بلکہ کیا یہ انہیں تباہ کرنے کے ارادے کو ظاہر کرتا ہے"۔

اس کے بعد سوال یہ ہے کہ کیا ایکٹ، سال 1956 اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کا مقصد ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ C-153 کے ذریعے بنائے گئے حقوق کو تباہ کرنا تھا۔جناب بناجی نے کہا کہ ایکٹ، سال 1956 کی دفعہ 647 ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ C-153 کے ذریعے بنائے گئے حقوق کو تباہ کرنے کے ارادے کی نشاندہی کرتی ہے۔ہمیں اس نظریے کی تائید کرنے کے لیے وہاں کچھ نہیں ملتا۔اس دفعہ میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ جہاں کسی کمپنی کو ختم کرنا ایکٹ، سال 1956 کے آغاز سے پہلے شروع ہوتا ہے، کمپنی کو اس طرح ختم کیا جائے گا جیسے کہ یہ ایکٹ منظور نہیں ہوا تھا، لیکن ایکٹ، سال 1956 کی دفعہ 555(7) کمپنیز لیکویڈیشن اکاؤنٹ میں ادا کی گئی رقم کے سلسلے میں لاگو ہوگی۔یہ دفعہ جو کچھ بھی کرتی ہے وہ یہ ہے کہ منسوخی کے باوجود منسوخ شدہ ایکٹ کی دفعات کو ختم کرنے پر لاگو کیا جائے۔دفعہ 555(7) کی توضیعات کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ سوال کو متاثر نہیں کرتی ہیں۔ایکٹ، سال 1956 کی دفعہ 647 اس لیے اس بات کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نشاندہی نہیں کرتی کہ ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ C-153 کے ذریعے بنائے گئے حقوق کو تباہ کیا جائے گا۔ نہ ہی یہ دلیل قابل قبول ہے کہ چونکہ دفعہ 647 ایکٹ، سال 1956 واضح طور پر منسوخ شدہ ایکٹ کو اس کے تحت شروع ہونے والے اختتامی عمل پر لاگو کرتا ہے، اس لیے یہ مضمر طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ دیگر معاملات میں منسوخ شدہ ایکٹ کا سہارا نہیں لیا جا سکتا، کیونکہ ایکٹ، سال 1956 کی دفعہ 658 کے پیش نظر، دفعہ 647 میں کسی خاص معاملے کا ذکر جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 6 کے اطلاق پر جانبداری نہیں کرے گا؛ دوسرے لفظوں میں، دفعہ 647 میں کچھ بھی اس ارادے کی نشاندہی کرنے کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہیے کہ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 6 کا اطلاق نہیں ہے۔ دوسری طرف، فریقین اس بات پر متفق ہیں کہ ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ C-153 کی توضیعات کو ایکٹ، سال 1956 کے ذریعے کافی حد تک دوبارہ نافذ کیا گیا ہے اور یہ دفعہ C-153 کے ذریعے بنائے گئے حقوق کو تباہ نہ کرنے کے ارادے کی نشاندہی کرے گا۔

مسٹر بناجی نے پھر ایکٹ، سال 1956 کی دفعہ 10 اور جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 24 کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی۔ ایکٹ، سال 1956 کا دفعہ 10 ایکٹ، سال 1913 کے دفعہ 3 سے مطابقت رکھتا ہے اور عدالتوں کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے۔ دفعہ 10 کے تحت مرکزی حکومت ضلعی عدالت کو ایکٹ کے تحت دائرہ اختیار استعمال کرنے کا اختیار دے سکتی ہے، نہ کہ دفعہ 397 سے 407 کے ذریعے دوسروں کے درمیان تفویض کردہ دائرہ اختیار اور نہ ہی کم از کم 1,00,000 روپے کے اداشدہ شیئر کیپٹل والی کمپنیوں کو ختم کرنے کے حوالے سے۔ ایکٹ، سال 1956 کی دفعہ 397 سے 407، اس بات پر متفق ہے کہ اس میں کافی حد تک ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ C-153 کی دفعات شامل ہیں۔ یہ بھی بتانا ہوگا کہ اپیل کنندہ کا اداشدہ سرمایہ روپے سے زیادہ ہے اور ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ C-153 کے تحت درخواست میں اپیل کنندہ کو ختم کرنے کے متبادل میں ایک درخواست شامل تھی۔ جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 24 میں کہا گیا ہے کہ جہاں کسی ایکٹ کو منسوخ کیا جاتا ہے اور ترمیم کے ساتھ یا اس کے بغیر دوبارہ نافذ کیا جاتا ہے، تب، جب تک کہ یہ دوسری صورت میں واضح طور پر فراہم نہیں کیا جاتا ہے، منسوخ شدہ ایکٹ کے تحت جاری کردہ کوئی بھی نوٹیفکیشن، جہاں تک یہ دوبارہ نافذ کردہ دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، نافذ رہے گا اور اس طرح دوبارہ نافذ کردہ دفعات کے تحت جاری کیا گیا سمجھا جائے گا جب تک کہ ان دفعات کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعے اس کی جگہ نہ لے لی جائے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جناب بناجی بتاتے ہیں کہ ایکٹ، سال 1956 دفعات 10 کے پیش نظر ضلعی عدالت کو پونے کے ضلعی جج کو دی گئی درخواست سے نمٹنے کا اختیار نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ یہ درخواست ایکٹ، سال 1956 دفعات 397 سے 407 کے مطابق راحت طلب کرتی ہے اور یہ بھی کہتی ہے کہ ایسی کمپنی کو ختم کیا جائے جس کا ادا شدہ سرمایہ روپے سے زیادہ ہو اور اس طرح کی درخواست سے نمٹنے کا اختیار اب ضلعی عدالت کو نہیں دیا جا سکتا۔ اس لیے ان کا کہنا ہے کہ 1913 کے ایکٹ کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن، جس میں پونا کے ڈسٹرکٹ جج کو درخواست سے نمٹنے کا اختیار دیا گیا ہے، اس سلسلے میں ایکٹ، سال 1956 کی توضیعات سے مطابقت نہیں رکھتا اور جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 24 کے پیش نظر ایکٹ، سال 1913 کے منسوخ ہونے کے بعد نافذ العمل نہیں سمجھا جا سکتا۔ لہذا یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ نوٹیفکیشن کی کوئی طاقت ختم ہو گئی ہے اور پونہ کے ڈسٹرکٹ جج کے پاس اب "درخواست کی سماعت" کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایکٹ، سال 1956 اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ایکٹ، سال 1913 کے تحت حاصل کردہ حقوق اس کے منسوخ ہونے پر ختم ہو جائیں گے۔

ہم ان تنازعات کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ ایکٹ، سال 1956 کی دفعہ 10 صرف عدالتوں کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضلعی عدالتوں کو اب ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ 153-C کے تحت زیر غور معاملات کے سلسلے میں ایکٹ، سال 1956 کے تحت درخواستوں سے نمٹنے کا اختیار نہیں دیا جا سکتا۔ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ 153-C کے ذریعے بنائے گئے حقوق کو تباہ کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ جیسا کہ ہم پہلے ریاست پنجاب بنام موہر سنگھ ([1]) سے اشارہ کر چکے ہیں، منسوخی کے قانون میں متضاد ارادے سے یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ پرانے قانون کے تحت حقوق کو تباہ کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا تاکہ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 6 کے اطلاق کو روکا جا سکے۔ لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 24 ضلع جج، پونا کو ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ 153-C کے تحت درخواست کی سماعت کا اختیار دینے والے نوٹیفکیشن کو ختم کر دیتی ہے کیونکہ یہ نوٹیفکیشن ایکٹ، سال 1956 کی دفعہ 10 سے مطابقت نہیں رکھتا ہے اور اس لیے ضلع جج درخواست پر کارروائی جاری نہیں رکھ سکتا۔ تاہم دفعہ 24 کسی بھی نوٹیفکیشن کو ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔ اس کا مقصد کسی بھی نوٹیفکیشن کو ختم کرنا نہیں ہے؛ یہ صرف اس ایکٹ کے بعد جس کے تحت اسے جاری کیا گیا تھا، منسوخ ہونے کے بعد بیان کردہ حالات میں نافذ نوٹیفکیشن کو جاری رکھنا ہے۔ لہذا دفعہ 24 اس نوٹیفکیشن کو منسوخ نہیں کرتی ہے جس میں پونہ کے ڈسٹرکٹ جج کو ایکٹ، سال

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1913 کے تحت دائرہ اختیار استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ چونکہ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت ایکٹ، سال 1913 کی دفعہ C-153 کے تحت درخواست کے سلسلے میں کارروائی اس ایکٹ کے منسوخ ہونے کے بعد جاری رکھی جا سکتی ہے، اس کے بعد یہ ہوتا ہے کہ پونا کے ڈسٹرکٹ جج کے پاس اس پر غور کرنے کا دائرہ اختیار برقرار ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو دفعہ 6 بے نتیجہ ہو جاتی۔

ان وجوہات کی بنا پر ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل کو ناکام ہونا چاہیے اور اس لیے اسے اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document